اردو کتب سیرت کی فہارس۔ایک تجزیہ،ایک تعارف

(The index of different Urdu books on Sīrah al Nabī ﷺ: An introduction and analysis)

ڈاکٹر سید عزیزالرحمٰن*

ABSTRACT:

The tradition of writing on seerat un nabi is very old and there are many books which give their introduction of different books on seerat or provide index of different books and their time and age. An Analysis on these books is very important for the study of Urdu seerat nigari. This study analyse and introduce different books on the subject and also include analysis of books which only introduces different books on seerat or secondarily include index and list of seerat books.

Some books on seerat include the entire life of Prophet Muhammad sallallahu alaihi wasallam but many of them only focus on different aspects of his life. It is difficult to explore each and every aspect of Seerat as it covers every possible aspect of human life. History of Hijaz, Mecca and Madina travelogues etc. are also the part of seerat nigari .

This paper presents the index and books in chronological order so that the evolution of the indexes and books will be highlight. Furthermore, this paper discusses only Urdu books on seerat and does not include letters and their respective lists.

سیرت طیبہ پر لکھنے کا سلسلہ نہایت قدیم ہے، اور اس ضمن میں متعدد تحریریں ایسی ہیں جو اس حوالے سے شائع شدہ کتب کا تعارف پیش کرتی ہیں، یا ان کے کسی عہد کی کتب کا اشاریہ پیش کرتی ہیں۔ اردو سیرت نگاری کے مطالعے کے لیے یہ جائزہ نہایت اہم ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ایسی فہارس کا مطالعہ پیش کیا جائے، جو اردو میں شائع ہونے والی کتب سیرت پر مشتمل ہیں، یا اس کے کسی پہلو کے حوالے سے شائع شدہ کتب پر مشتمل ہیں۔ اس مطالعے میں ایسی کتب کا بھی ذکر کیا جائے گا، جو سیرت نگاری کے جائزے کے لیے لکھی گئی ہیں، یا کتب سیرت کے تعارف پر مشتمل ہیں، یا جن میں ضمنی طور پر اردو کتب سیرت کی فہارس بھی دی گئی ہیں۔

سیرت طیبہ اہل قلم کا پسندیدہ اور ہر موسم میں بہار دینے والا عنوان ہے، ایسا عنوان جس کے عروج کے بعد کبھی زوال نہیں آسکتا۔ قرآن کریم کے بعد دنیائے انسانیت کے موضوعات میں سیرت طیبہ سے زیادہ کسی موضوع پر نہیں لکھا گیا۔ دنیا کی کسی زبان کو دیکھ لیا جائے، اس میں سیرت کا ذخیرہ موجود ہوگا، وہ زبانیں بھی جو فقط بولی ٹھولی کے طور پر زندہ ہیں اور ان کا تحریر سے رشتہ خام ہے، سیرت طیبہ کے حوالے سے اپنے دامن میں کوئی نہ کوئی تحریر ضرور رکھتی ہیں۔ ہمارے ادارے دارالعلم والتحقیق کی لائبریری کوئی اختصاص نہیں رکھتی، نہ کوئی طویل تاریخ ہی رکھتی ہے، فقط بارہ برس قبل قائم ہوئی، اس کے ذخیرے میں بھی سیرت طیبہ پر ڈھائی ہزار سے زائد کتب

* ڈائریکٹر، ریجنل دعوۃ سینٹر (سندھ) کراچی، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

سیرت موجود ہیں، جو کچھ بھی نہیں، مگر اس ذخیرے میں پچاس کے قریب زبانوں میں سیرت طیبہ کے حوالے سے چھوٹی بڑی تحریریں محفوظ ہیں۔ الحمد للہ

کتب سیرت متعدد ذیلی موضوعاتِ سیرت سے تعلق رکھتی ہیں، کچھ تو پوری سیرت طیبہ بیان کرتی ہیں، خواہ اختصار کے ساتھ ہوں یا تفصیل سے، کچھ بل کہ زیادہ کتب ایسی ہیں، جو سیرت طیبہ کے کسی ایک پہلو پر تفصیلات فراہم کرتی ہیں، ان موضوعات کو شاید شمار ہی نہ کیا جاسکے، کیوں کہ حیات انسانی کے جس قدر پہلو ہو سکتے ہیں، وہ تمام کے تمام سیرت کے موضوعات ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ ہر پہلو سے کچھ نہ کچھ لکھا بھی ضرور گیا ہے، پھر شمائل، تاریخ حجاز یعنی مکہ و مدینہ، سفر نامے وغیرہ موضوعات بھی سیرت طیبہ کا حصہ ہیں۔

ایسی موجود فہرستوں اور کتب کا جائزہ، ہم تاریخی ترتیب سے پیش کریں گے، تاکہ اس موضوع اور خاص طور پر فہارست کا تنوع اور ان کا ارتقا بھی سامنے آسکے۔ نیز ان سطور میں ہم سر دست صرف ان فہرستوں کا ذکر کر رہے ہیں، جو فقط اردو کتب پر مشتمل ہیں، یا ان فہرستوں میں اردو کتب کا ذکر بھی شامل ہے۔ نیز یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ اس مضمون میں صرف مطبوعہ کتب اور ان پر مشتمل فہارس کا تعارف پیش کیا جائے گا، مخطوطات اور ان کے فہارس زیر بحث نہیں آئیں گے۔

ا۔ حصہ سیرت قاموس الکتب اردو، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی۔[1]

اردو کتب سیرت کی فہارس میں سب سے پہلی فہرست قاموس الکتب اردو کی جلد اول میں موجود حصہ سیرت ہے۔ قاموس الکتب انجمن ترقی اردو کراچی کا ایک وقیع اور وسیع منصوبہ تھا، جس کے تحت اردو کے ذخیرے کی مکمل اور مفصل فہرست مرتب کرنا مقصود تھا۔ اس کی جلد اول مذہبیات کے حوالے سے تھی۔ یہ ایک ضخیم جلد ہے، اس میں مسلسل اندراج نمبر ۶۸۴۹ سے ۷۶۴۶ تک کتب سیرت درج کی گئی ہیں، یہ کتب چند عنوانات کے تحت درج ہیں، جن میں پہلا عنوان سیرت النبی ہے، پھر میلاد النبی، نور نامہ، مبشرات، نسب نامہ، معراج نامہ، شمائل، خصائص محمدیہ و فضائل، اخلاق النبی، معجزات، وفات نامہ، صلاۃ و سلام اور سیر کے عنوانات ہیں۔ یہ فہرست مولف کی الف بائی ترتیب پر مرتب ہوئی ہے، اور فنی طور پر انتہائی اہم فہرست ہے، جس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ساٹھ کی دھائی کی ابتدا ہی میں شائع ہونے والی اس فہرست میں، جو اپنی نوعیت کی اولین فہرست بھی تھی، کتب سیرت کے اندراجات نو سو کے لگ بھگ ہیں، یہ تعداد اس کے دو دھائیوں بعد مرتب ہونے والی فہارس میں جا کر کہیں نظر آتی ہے۔ یہ فہرست بابائے اردو مولوی عبد الحق کی زیر نگرانی ایک ٹیم نے مرتب کی تھی، اس لیے اس فہرست پر مرتبہ انجمن ترقی اردو ہی درج ہے۔

ملاحظات

ا۔ یہ اور اس نوعیت کی اکثر فہارس، دوسری مختلف النوع فہرستوں کی مدد سے مرتب کی جاتی ہیں۔ اس لیے اندراجات میں غلطی کا امکان رہتا ہے۔ اس فہرست میں بھی اس نوعیت کا اکا دکا غلطیاں نظر آتی ہیں، مثلاً ملا باقر آگاہ کی کتاب

1۔ انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی۔ قاموس الکتب اردو۔ کراچی۔ جلد اول

منظور رہشت بہشت کے صرف ایک باب من ھرن کا ذکر مبشرات کے زیر عنوان کیا گیا ہے، یہ ان کی کتاب کے آٹھ ابواب میں سے ایک باب ہے، الگ سے مستقل کتاب نہیں ہے۔

۲۔ اس فہرست میں مطبوعہ کتب کے ساتھ مخطوطات کا بھی بیان ہے، جو ہماری اس فہرست سے خارج ہیں۔

۳۔ فہرست میں کہیں کہیں کتب پر تبصرہ بھی کیا گیا ہے، جو خاص طور ان کتب کے لیے مفید ہے، جو آج دست یاب نہیں، اور قاری کی دست رس سے دور ہیں۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو، اندراج نمبر ۲۲۹۷۔

۴۔ کہیں کہیں کسی کتاب کا نمونہ تحریر بھی درج کیا گیا ہے، جسے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۶۱۵۷۔ اس کی اہمیت یہ ہے کہ یہ ۱۲۳۷ھ کے ایک مخطوطے کا ذکر ہے، جو منظون سیرت پر مشتمل ہے، اس کے نمونے کے طور ایک شعر درج کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے عام قارئین کے لیے یہ اقتباس ہی اس کتاب کا تعارف ہے۔

۵۔ مخطوطات کے ذکر میں یہ بھی درج ہے کہ اس کا ذکر کہاں ملتا ہے۔ یوں حوالے ذکر کر کے اس فہرست کی افادیت میں مزید اضافہ کیا گیا ہے۔ ورنہ مخطوطات کی فہرست میں محض کتاب کے نام یا مولف کے نام سے قاری کو کچھ معلومات حاصل نہیں ہو سکتی تھیں۔ اس طرح انہیں تلاش کرنا ممکن نہیں تھا۔

۲۔ فہرست کتب سیرت، نمائش کتب، اسلامیہ کالج، لاہور۔ ۲تا۹ مئی ۱۹۶۳ء[2]

اردو کتب کی پہلی فہرست کے ٹھیک دو برس بعد یہ فہرست شائع ہوئی ہے۔ لیکن خاص اردو کتب سیرت کے حوالے سے یہ پہلی باضابطہ کتاب ہے، کیوں کہ قاموس الکتب، جس کا ذکر ماقبل کی سطور میں ہوا، عمومی کتابیات ہے، جس میں کتب سیرت بھی درج ہیں، جب کہ یہ باضابطہ یہ نمائش کتب سیرت اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور کے ہال میں ۷تا۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ / ۲تا۹ مئی ۱۹۶۳ء[3]

یہ نمائش مجلس اسلامیات اسلامیہ کالج سول لائنز کے زیر انتظام منعقد ہوئی تھی۔ اس کا افتتاح مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے فرمایا، اور افتتاحی تقریب سے کالج پرنسپل پروفیسر حمید احمد خان، مولانا کاندھلوی، ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ سابق صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج لاہور، اور علامہ علاؤ الدین صدیقی صدر شعبہ علوم اسلامی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے بھی خطاب کیا تھا۔[4]

اس نمائش میں متعدد اداروں، لائبریریوں، ناشرین اور ذاتی ذخائر کے حاملین نے شرکت کی تھی، ان میں غیر ملکی ادارے بھی شامل ہیں۔ کتاب کی ابتدا میں موجود تفصیل کے مطابق اس نمائش میں شرکت کرنے والے اداروں اور شخصیات کے نام یہ ہیں:

المرکز الثقافی العربی للجمھوریۃ العربیۃ المتحدہ، لاہور۔ خانہ فرہنگ ایران، لاہور۔ مڈل ایسٹ ریسرچ لائبریری، لاہور۔ پنجاب پبلک لائبریری، لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور۔ لائبریری شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔ اسلامیہ کالج سول لائنز لائبریری، لاہور۔ تعمیر ملت لائبریری نواں کوٹ، لاہور۔ وکالت

2۔ مجلس اسلامیات۔ فہرست کتب سیرت، نمائش کتب، اسلامیہ کالج، لاہور۔ ۱۹۳۶ء

3۔ فہرست کے شروع میں تعارف کے طور پر تحریر شدہ مضمون میں اس طرح لکھا گیا ہے، جو کہ ظاہر درست نہیں۔

4۔ فہرست کتب سیرت، نمائش کتب، اسلامیہ کالج، لاہور۔ ۱۹۳۶ء: ص ۵

تبشیر، ربوہ، ضلع جھنگ۔ دارالعروبہ (جماعت اسلامی) لاہور۔تاج کمپنی ریلوے روڈ۔ ملک دین محمد اینڈ سنز، کشمیری بازار۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز، کشمیری بازار۔ مکتبہ تعمیر انسانیت، وموچی دروازہ۔ مکتبہ علمیہ، لیک روڈ۔ شیخ محمد اشرف، کشمیری بازار۔ کتب خانہ انجمن حمایت اسلام، براندر تھ روڈ۔ فیروز سنز ہال۔ گوشہ ادب، چوک انار کلی۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام درام گلی۔ پنجاب بک ڈپو سر کلر روڈ۔ قومی کتب خانہ ریلوے روڈ۔ کتاب خانہ حفیظ اردو بازار۔ علمی کتاب خانہ اردو بازار۔ امامیہ مشن اردو بازار۔ لائن پریس انار کلی۔ نوری کتب خانہ در بار روڈ۔ مکتبہ جدید چوک انار کلی۔ علمی مرکز انار کلی۔ تاج بک ڈپو اردو بازار، لاہور۔ مکتبہ کارواں انار کلی، لاہور

وہ شخصیات جنھوں نے اس کار خیر میں اپنے ذاتی ذخائر کے ذریعے شرکت کی۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی۔ ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ۔ علامہ علاؤ الدین۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی۔ احمد حسین احمد۔ مولوی محمد شمس الدین۔ شیخ محمد دین رضوانی۔ شجاع عالمگیر۔ مولانا علم الدین سالک۔ حکیم محمد موسیٰ۔ میجر فقیر مغیث الدین۔ عبدالحق ندوی۔ حافظ محمد یوسف چشتی۔ محمد بخش جمیلی رقم۔ سلیم جاوید ابن زرین رقم۔ محمد عاصم الحداد۔ خلیل حامدی۔ محمد مختار عالم حق۔ محمد حلیم خاور۔ محمد طیب فردوس۔ محمد اکرم۔ محمد ادریس۔ شیخ محمد نصیر ہمایوں۔ خواجہ محمد رفیع۔ کفیل صدیقی۔ محمد اختر احمد۔ حکیم عبدالکریم۔ منور خالق۔ سنٹرل میوزیم لاہور۔ امپریل گلاس ورکس۔ عبدالخالق۔ محمد یحییٰ، سجاد حسین اور نذیر احمد متعلّمین بی اے سال اول اسلامیہ کالج

یہ فہرست کئی حصوں میں منقسم ہے، پہلا حصہ مخطوطات و مسودات کا ہے، اس کے تحت چند مخطوطات کے ساتھ جو عربی فارسی کے ہیں، ایسے مسودات کا ذکر بھی ہے جو اس وقت تک شائع نہیں ہوئے تھے، یہ الگ سے عنوان تحقیق ہے کہ ان مسودات کا کیا ہوا، اور کتنے مسودے بعد میں شائع شدہ صورت میں سامنے آسکے۔ ان مسودات میں سراپائے رسول (نظم) سیرت بہ رائے اطفال (نظم) ہمارے آقا شامل ہیں۔ اس عنوان کے تحت ۶۳ کتب کا ذکر ہے۔

پھر مطبوعہ کتب کے ذکر میں عربی کتب کا بیان کئی حصوں میں منقسم ہے، پہلے ماخذ و تحقیق کا عنوان ہے، اس کے تحت ۸۳ کتب کا اندراج ہے، ان میں ایک کتاب کے کئی کئی نسخے شامل ہیں، خصوصاً ابن ہشام، الشفا اور طبقات وغیرہ کے کئی نسخے مذکور ہیں۔ اس کے بعد فضائل و شمائل اور صلاۃ و نعت کا عنوان ہے۔ پھر متفرق کا عنوان قائم کیا گیا ہے، اس میں آثار مدینہ، بنات النبی، اعلام السائلین کے ساتھ ایسی کتب بھی ہیں، جو سیرت سے تعلق نہیں رکھتیں۔ مثلاً الاسلام ظہورہ وانتشارہ فی العالم۔[5] لیکن ایسی کتب ایک آدھ ہی ہیں۔ ان تمام عربی کتب کی مجموعی تعداد ۱۶۱ ہے۔

پھر فارسی کتب کا اندراج شروع ہوتا ہے، اس کے تحت ۲۸، پنجابی کتب کے تحت ۴۷، سندھی میں ۴، ہندی میں ۲ کتب کے اندراج ہیں۔

ص ۶۵ سے اردو کتب شروع ہوتی ہیں۔ ان میں پھر ذیلی تقسیم کے تحت اولاً تحقیق کا عنوان دے کر اندراج شروع ہوا ہے، پھر تراجم و تلخیص کا عنوان ہے، پھر فضائل و شمائل اور صلاۃ و نعت، بچوں کے لیے، متفرق، تقاریر سیرت اور تبلیغی پمفلٹ کے عنوانات کے کل کتب اردو کے اندراجات ۴۵۰ ہیں۔ آخری عنوان رسائل و جرائد

5۔ ایضاً: مسلسل اندراج عربی ۶۰

کے خاص نمبروں یعنی سیرت نمبرز کا ہے، اس میں روزناموں سمیت کل بارہ اخبارات و رسائل کے سیرت نمبروں کا ذکر ہے۔ کتب کے آخری حصے میں انگریزی جانب سے مغربی زبانوں میں لکھی گئی کتب سیرت کا ذکر ہے، ان میں ۴۷ کتب انگریزی، ۵ فرینچ، ۵ جرمن، ایک اطالوی، اور ایک ترکی کتب کا اندراج ہے۔

چند ملاحظات

۱۔ چوں کہ یہ فہرست کتب سیرت خصوصاً اردو کتب کی کوئی مستقبل فہرست نہیں ہے، اس لیے اس کی افادیت خاصی محدود ہے۔

۲۔ چوں کہ یہ فہرست ایک نمائش میں رکھی گئی کتب پر مشتمل ہے، اس لیے بہت سی جگہوں پر کئی جلدوں پر مشتمل بعض کتب کی تفصیلات مکمل نہیں ہیں، نیز کہیں تو ایک حصے کے کئی کئی نسخے مذکور ہیں، اور بعض حصے سرے سے ذکر ہی نہیں۔

۳۔ یہ فہرست کتب سیرت کے ناموں سے مرتب کی گئی ہے، مولفین کے اسما کے ضبط میں بھی اہتمام سے کام نہیں لیا جاسکا۔

۴۔ اسی بنا پر اس فہرست سے یہ اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ۱۹۶۳ء تک کتب سیرت کا کس قدر ذخیرہ اردو زبان میں آچکا تھا، کیوں کہ یہ فہرست محض ایک نمائش میں موجود کتب کا احاطہ کرتی ہے۔

۵۔ بہر کیف چوں کہ یہ اپنی نوعیت کی ابتدائی کاوش ہے، اس لیے اس کے افادی پہلوؤں میں کلام نہیں، خصوصاً ان کتب کے زمانہ تحریر کے تعین میں بھی اس سے مدد مل سکتی ہے، جن پر سن اشاعت درج نہیں، اس فہرست سے ان کتب کے لیے کم از کم یہ اندازہ ممکن ہے کہ یہ کتاب ۶۳ء سے پہلے موجود تھی۔

۶۔ اہم بات یہ ہے کہ اس فہرست میں کتب نعت و قصائد اور مجموعہ ہائے درود شریف مثلاً درود لکھی وغیرہ بھی شامل کیے گئے ہیں، جو عام طور پر سیرت طیبہ کی فہارس میں شمار نہیں ہوتے۔

۳۔ سیرت طیبہ اردو کتابیں۔ شفیق بریلوی، خاتون پاکستان سیرت نمبر ۱۹۶۳ و ۱۹۶۴ء[6]

یہ دو فہرستیں ہیں، جو ماہ نامہ خاتون پاکستان کے دو الگ الگ سیرت نمبروں میں شائع شدہ ۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۴ میں شائع ہوئیں، دونوں فہرستیں شفیق بریلوی کے قلم سے ہیں، اور قدامت اور ضخامت دونوں اعتبار سے یہ دونوں فہرستیں بھی اہمیت اور قدر و منزلت کی حامل ہیں۔ پہلی فہرست میں ساڑھے تین سو سے زائد کتب سیرت کے اندراجات موجود ہیں۔ ان میں اردو کی طبع زاد اور دیگر زبانوں خصوصاً عربی سے ترجمہ شدہ کتب شامل ہیں۔ اندراج کے لیے کتاب کے نام کو بنیاد بنایا گیا ہے، عموماً اندراج مکمل ہیں۔

ملاحظات

۱۔ اندراراج میں کہیں کہیں کمی موجود ہے، چوں کہ اس نوعیت کی کتابیات میں دوسری کتب میں شامل شدہ معلومات پر انحصار ناگزیر ہوتا ہے، اس لیے ایسی کمی بیشی نظر انداز کی جاسکتی ہے۔

۲۔ ایک کتاب کے ایک سے زائد ایڈیشنز الگ الگ اندراج کی صورت میں ذکر ہوئے ہیں۔

6۔ شفیق بریلوی۔ سیرت طیبہ اردو کتابیں، ماہنامہ خاتون پاکستان، کراچی، سیرت نمبر۔ ۱۹۴۶ء

۳۔ چند ایک کتب مکرر درج ہوئی ہیں، یا اپنے مقام پر اکٹھی نہیں ہو سکیں، مثلاً ۱۹۶۴ء کی فہرست میں خطبات احمدیہ، سر سید احمد خاں کا اندراج الف لام میں الخطاب الاحمدیہ میں بھی ہے اور "خ" میں خطبات کے تحت بھی۔
۴۔ مجموعی طور پر یہ فہرست ابتدائی فہرست ہے، جو کتب اردو کا احاطہ کرتی ہے، اس لیے قابل ستائش ہے۔
۵۔اہم ترین بات یہ ہے کہ یہ دونوں فہرستیں کم و بیش یک ساں ہیں، چند کتب کا فرق ہے، جس کا سبب معلوم نہیں۔ ۶۳ء کے شمارے میں جب ایک فہرست شائع ہو چکی تھی تو ۶۴ء میں اسے مزید معتدبہ اضافوں کے ساتھ شائع کیا جانا چاہیے تھا، یا اس دوران ملنے والی صرف نئی معلومات کو درج کیا جاتا، لیکن ۶۴ء میں شائع ہونے والی فہرست کی وضاحت کے بغیر اشاعت کا حصہ بنائی گئی ہے۔

۴۔ سلسلہ کتابیات رسول اللہ ﷺ ۱۹۴۷ء تا ۱۹۷۲ء۔ مرتبہ شیخ مبارک محمود پانی پتی۔[7]

نیشنل بک کونسل آف پاکستان نے لاہور سے کتب سیرت پر مشتمل دو فہرستیں شائع کی تھیں، پہلی فہرست ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی، جو شیخ مبارک محمود پانی پتی کی ترتیب فرمودہ تھی، اس فہرست پر نظر ثانی پروفیسر محمد اسلم صدر شعبہ تاریخ جامعہ پنجاب نے کی تھی۔ یہ فہرست مولف کی ترتیب پر ہے، اور اس کے اندراجات ضابطے کے مطابق ہیں، چناںچہ اس کا آغاز "آ" سے ہوتا ہے، اس فہرست میں ۸۳ صفحات پر پانچ سو سے زائد اندراجات ہیں۔ آخر میں ناشرین کی فہرست بھی درج ہے۔

ملاحظات

۱۔ یہ فہرست فنی اعتبار سے بہت اہم فہرست ہے، اور اس کے اندراجات سلیقے سے کیے گئے ہیں۔
۲۔ البتہ اس میں سب سے بڑی کمی یہ ہے کہ اس میں سن اشاعت درج نہیں، البتہ کتاب کی قیمت کا اندراج ہے، جس کی آج کوئی افادیت نہیں، نہ اس نوعیت کی فہارس میں قیمتوں کے اندراج کی روایت ہے۔
۳۔ اس طرح ناشرین کے ساتھ ساتھ شہر اشاعت کا اندراج بھی عام طور پر موجود نہیں، فقط کہیں کہیں ذکر ملتا ہے۔
۴۔ اس فہرست کے اندراجات زیادہ تر درست ہیں، البتہ کہیں کہیں نظر ثانی کی ضرورت ہے، تواریخ حبیب الہ کا ایک اندراج ایچ ایم سعید کمپنی کے ضمن میں ہے، یعنی مولف کی جگہ ناشر کا نام ہے[8] جب کہ اس کے مولف مولانا عنایت احمد کاکوروی کے نام سے الگ سے اس کا اندراج موجود ہے۔
۵۔ کئی جلدوں پر مشتمل کتاب کو ایک ہی کتاب قرار دے کر اکھٹے اندراج کرنا چاہیے، اس کا یہاں خیال نہیں رکھا جاسکا۔
۶۔ کتب پر شروع میں مسلسل نمبر بھی موجود نہیں ہیں۔ جس کی افادیت بہ ہر کیف واضح ہے۔

7۔ پانی پتی، شیخ مبارک محمود۔ سلسلہ کتابیات رسول اللہ ﷺ ۱۹۴۷ء تا ۱۹۷۲ء۔ نیشنل بک کاؤنسل آف پاکستان۔ ۱۹۷۳ء
8۔ایضاً: ص ۱۱

۵۔ارمغان حق۔ جلد اول، مرتب سید افتخار حسین شاہ۔[۹]

یہ کتاب کتب سیرت کی توضیحی فہرست ہے، اس میں ۱۴۰۰ھ تک یعنی عیسوی اعتبار سے ۱۹۸۰ء تک شائع ہونے والے کتب کی گئی فہرست مرتب کی ہے اور ساتھ میں کتاب کا مختصر تعارف بھی درج ہے۔ یہ اس سلسلے کی پہلی جلد ہے، جس میں اردو کی ۴۰۰ کتب کا تعارف موجود ہے، اگر مکررات حذف کر دیے جائیں تو یہ تعداد مزید کم ہو جاتی ہے۔ ان میں سابقہ فہارس کی طرح ہر نوعیت کی کتب شامل ہیں۔ مکمل سیرت، موضوعاتی کتب، بچوں کے لیے، اور عربی وغیرہ دوسری زبانوں سے ترجمہ شدہ۔ یہ فہرست مولفین کی ترتیب پر تشکیل دی گئی ہے۔

اردو کے علاوہ اس فہرست میں پنجابی و سرائیکی کی ۲۴، پشتو کی ۷، سندھی کی ۸، فارسی کی ۲۴، اور عربی کی ۶۲ کتب کا تعارف بھی درج ہے۔

ملاحظات

۱۔ ہر فہرست کی طرح اس میں بھی مکررات کا اندراج موجود ہے۔ جس سے اصل اندراج کی تعداد کم ہو جاتی ہے، مثال کے طور پر آغاز میں ہی سلسلہ وار نمبر ۱۰ پر ابن اثیر کے حصہ سیرت کا ذکر ہے، مگر اس میں ناشر مذکور نہیں۔ اس کے فوری بعد سلسلہ وار نمبر ۱۱ پر یہی کتاب ناشر کے ساتھ درج ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک فہرست میں ایک کتاب کا ایک ہی اندراج ہونا چاہیے، اور ایک ہی مقام پر ہونا چاہیے۔

۲۔ کئی جلدوں پر مشتمل کتاب کی ہر جلد کو الگ الگ درج کیا گیا ہے، لائبریری کے اندراج میں وہ کتاب الگ ہی شمار ہوتی ہے، مگر اس نوعیت کی موضوعی فہارس میں اس کی افادیت محسوس نہیں ہوتی۔ فہرست کتب میں ایک کتاب کی جملہ تفاصیل یک جا ہونی چاہییں۔

۳۔ ۱۹۸۰ء تک اردو سیرت میں بڑا کام سامنے آ چکا تھا، اس لیے یہ فہرست اس کے شاید ۲۵ فیصد حصے کا بھی احاطہ نہیں کرتی۔

۶۔ارمغان حق جلد دوم۔ مرتب سید افتخار حسین شاہ۔[۱۰]

ارمغان حق کی جلد اول ۵۲۵ کے مسلسل عدد پر ختم ہوئی تھی، جس میں اردو کے علاوہ دیگر زبانوں کے اندراجات شامل ہیں۔ یہ جلد مسلسل شمارہ ۵۲۶ سے شروع ہوتی ہے، صرف فرق یہ ہے کہ سابقہ جلد میں اردو مسلسل شمار ۴۰۰ پر ختم ہوا ہے، اس جلد میں ۵۲۶ سے پھر اردو کتب شروع ہو گئی ہیں۔ سابقہ جلد میں تمام کتب کی فہرست توضیحی تھی، البتہ اس جلد میں مرتب کے بیان کے مطابق سو کے قریب کتب ایسی ہیں، جن کی تفصیل میسر آ سکی ہے، اور اسے کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے، باقی کتب کے اندرجات عمومی ہیں، جن میں صرف کتاب کا نام، مولف، ناشر شامل ہیں۔ اس حصے میں اردو کتب کی کل تعداد ۱۳۲۸ ہے، جو خاصی بڑی تعداد ہے، مولف یا بھی کہنا ہے کہ جلد ہی تیسری جلد کا مواد بھی میسر آنے کی امید ہے۔"[۱۱] مگر ایسا نہ ہو سکا، اور اس سلسلے کی ہم تک دو جلدیں ہی پہنچ سکیں۔ اس

9۔ افتخار حسین شاہ، سید۔ ارمغان حق۔ جلد اول۔ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔ ۱۹۸۰ء

10۔ افتخار حسین شاہ، سید۔ ارمغان حق۔ جلد دوم۔ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔ ۱۹۸۰ء

11۔ ایضاً: ص ب

جلد میں اردو کتب سیرت کے اندراجات شروع یعنی مسلسل شمارہ ۵۲۶ سے ۱۸۵۴ء تک ہیں،اس کے بعد ۲۴۹۶ تک جو کتاب کا آخری عدد ہے، پنجابی و سرائیکی، سندھی، پشتو، فارسی، عربی، چینی، بلوچی، براہوی، گجراتی، ہندی اور بنگلہ زبانوں کی کتب کے اندراجات ہیں۔

ملاحظات

ا۔پہلی بات تو یہی ہے کہ پوری کتاب میں یکسانیت نہیں ہے، بل کہ سو کے قریب کتب کا توضیحی اشاریہ ہے، باقی کا تعارف میسر نہیں آسکا۔اور یہ سو کے قریب کتب بھی درمیان درمیان میں آرہی ہیں۔غیر مرتب انداز میں کسی کا تعارف موجود ہے، کہیں صرف اندراج پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۲۔اندراج کے سلسلے میں جلد اول میں جو باتیں کہی گئی تھیں، وہ اس جلد میں بھی موجود ہیں، یعنی ایک کتاب کی تمام جلدوں کا اندراج ایک نمبر کے تحت نہیں کیا گیا ہے۔

۳۔پہلی جلد کے برعکس اس جلد میں شامل وجرائد کے سیرت نمبروں کا ذکر بھی الگ سے موجود نہیں ہے، اگرچہ فہرست سازی کے اعتبار سے یہ ترتیب زیادہ فنی اور قابل استفادہ ہے۔

۴۔اس جلد میں چوں کہ دوسری فہارس اور معلوماتی تحریروں سے استفادہ کیا گیا ہے،اس لیے اس میں مخطوطات اور قلمی نسخوں کا حوالہ بھی درج ہے، یعنی اب یہ فہرست صرف مطبوعہ کتب سیرت کا احاطہ نہیں کرتی۔

۷۔مشرقی زبانوں میں ذخیرۂ سیرت۔پروفیسر صاحب زادہ حمید اللہ۔ماہ نو جولائی ۱۹۳۸ء۔[۱۲]

اس فہرست میں مشرقی زبانوں کے ضمن میں مرتب نے عربی میں ۲۴۸، فارسی میں ۱۴، ترکی میں ۲۱، پشتو میں ۴۳ اور اردو میں صرف ۲۵ کتب سیرت کا تذکرہ کیا ہے۔ان میں بھی عام روایت کے مطابق کتب نعت و مقاصد یا کتب حدیث وغیرہ موجود ہیں۔یعنی وہ کتب جو فنی طور پر کتب سیرت شمار نہیں ہوتیں۔اس مختصر فہرست پر مزید تبصرہ کیا کیا جائے۔کیوں کہ اس سے قبل اس مواد سے بہت زیادہ تفصیلات پر مشتمل فہارس شائع ہو چکی تھیں۔

۸۔اردو نثر میں ذخیرہ سیرت۔حافظ قاری بشیر حسین حامد۔فاران دسمبر ۱۹۸۴ء۔[۱۳]

اوپر کی سطور میں مذکور ماہ نو کے شمارے میں موجود پروفیسر صاحب زادہ حمید اللہ کا مضمون دیکھ کر حافظ قاری بشیر حسین حامد، لیکچرر گورنمنٹ کالج مانسہرہ نے یہ فہرست مرتب کی۔جو ماہ نامہ فاران، کراچی کے دسمبر ۱۹۸۴ء کے شمارے کی زینت بنی۔آغاز میں اختصار کے ساتھ انہوں نے سیرت، فن سیرت اور ماخذ سیرت پر روشنی ڈالی ہے، یہ تمام بحث لگ بھگ تین صفحات پر محیط ہے۔پھر کتب کی ترتیب سے یہ فہرست مرتب کی ہے، جس کا اسلوب یہ ہے کہ کتاب کا نام، مولف اور ناشر ذکر کرتے ہیں، کوئی کتاب طبع زاد نہ ہو، ترجمہ یا تلخیص ہو تو اس کا بھی اظہار کرتے ہیں، مگر سن اشاعت کسی کتاب کے ساتھ بھی موجود نہیں ہے۔کہیں کہیں کتاب کے نام کی جگہ ادارے کا نام درج ہو گیا ہے۔[۱۴] اس فہرست میں تقریباً ۵۳۰ کتب کا اندراج ہے۔آغاز میں مرتب نے اس مضمون کی وجہ یہی

12۔ حمید اللہ پروفیسر، صاحب زادہ۔مشرقی زبانوں میں ذخیرۂ سیرت۔ماہ نو کراچی۔سیرت نمبر۔جولائی ۱۹۸۳

13۔ بشیر حسین حامد، حافظ، قاری۔اردو نثر میں ذخیرۂ سیرت۔ماہنامہ فاران، کراچی۔دسمبر ۱۹۸۴ء

14۔ جیسے دیکھیے:ایضاً: مجلس نشریات اسلام کراچی۔ص ۴۵

لکھی ہے کہ ماہ نو کی مذکورہ فہرست میں چوں کہ اردو کی صرف ۵۲ کتب کا تذکرہ تھا، اس لیے یہ فہرست مرتب کی گئی ہے۔ ۱۹۸۰ء کی دھائی میں اس سے ضخیم فہرستیں مرتب ہو چکی تھیں۔ جیسا کہ اس مضمون میں ہم تفصیل پیش کر چکے ہیں، اس لیے یہ فہرست اس لوازمے میں کسی بڑے اضافے کا سبب نہیں بن سکی۔ لیکن فہارس کا معاملہ یہ ہے کہ خاص ذوق کے چنیدہ افراد کے سوا کسی کے علم میں یہ تفصیلات نہیں آتیں، اس لیے زیادہ امکان یہی ہے کہ یہ فہارس اشاعت کے باوجود اہل علم کی عام دست رس میں نہیں آ سکیں۔

۹۔ فہرست قومی نمائش کتب سیرت ۱۹۸۴ء۔ ادارہ تحقیقات اسلامی[۱۵]

۱۹۸۴ء میں ہر سال کی طرح وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کے تحت منعقد ہونے والی قومی سیرت کانفرنس کے موقع پر اس وقت کے وفاقی وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق کی تجویز پر ادارہ تحقیقات اسلامی نے قومی نمائش کتب کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ اس وقت کے ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحقیقات اسلامی ڈاکٹر شیر محمد زمان نے اس نمائش میں موجود کتب کی فہرست کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ یہ اپنی نوعیت کی اردو کتب کی دوسری فہرست ہے، اس مضمون کے ابتدا ہی میں جس فہرست کا تعارف پیش کیا گیا ہے، وہ بھی نمائش کتب کے نتیجے میں ہی منظر عام پر آئی تھی۔ اس فہرست کو شاید اس نمائش سے بڑی خدمت قرار دیا جائے، کیوں کہ نمائش، تو چند روز میں ختم ہو گئی، مگر اس کے نتیجے میں مرتب ہونے والی یہ فہرست آج بھی ریکارڈ کا حصہ ہے۔

فہرست کے آغاز میں جناب خالد مسعود کی تحریر کے مطابق اس نمائش میں مخطوطات سمیت تین ہزار سے زائد کتب موصول ہوئیں۔[۱۶] یہ نمائش ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ / ۶ دسمبر ۱۹۸۴ء سے ۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ / ۱۳ دسمبر ۱۹۸۴ء تک زرعی ترقیاتی بینک اسلام آباد کے آڈیٹوریم میں جاری رہی۔ جناب خالد مسعود کے بہ قول اس نمائش سے ابھرنے والے مثبت اور نمایاں تاثرات یہ تھے۔

سب سے نمایاں تاثر یہ تھا کہ سیرت نبوی اتنا وسیع اور جامع موضوع ہے اور اس پر اتنی بڑی تعداد میں اور اتنے متنوع انداز میں کتابیں لکھی گئی ہیں کہ شاید ہی کسی اور موضوع پر لکھی گئی ہوں۔ نبی کریم کے سیرت نگاروں میں صرف مسلمان ہی نہیں غیر مسلم مصنفین بھی شامل ہیں۔

نمائش کا دوسرا اہم تاثر اس کی جامعیت تھی۔ نمائش میں شامل کتابیں سیرت نگاری کے تقریباً تمام موضوعات پر حاوی تھیں۔ زبانوں کے اعتبار سے نمائش بہت جامع تھی اردو انگریزی، عربی، فارسی کے علاوہ اور بھی بہت سی یورپی اور اسلامی زبانوں میں سیرت کی کتب شامل نمائش تھیں۔[۱۷]

نمائش کا تیسرا اہم پہلو اس کے نوادرات و مخطوطات تھے جن میں انسٹی ٹیوٹ آف سندھالوجی کے پیش کردہ سندھی مخطوطات نمایاں تھے۔ تاہم جس نادر کتاب نے ناظرین کو سب سے زیادہ متوجہ رکھا وہ قائد اعظم محمد علی جناح کی تقریر سیرت تھی، جو قیام پاکستان سے قبل کی شائع شدہ تھی۔

15۔ ادارہ تحقیقات اسلامی۔ فہرست قومی نمائش کتب سیرت۔ اسلام آباد۔ ۱۹۸۴

16۔ ایضاً: ص ن

17۔ ایضاً

یہ فہرست اپنی ترتیب کے حوالے سے نہایت وقعت کی حامل ہے، فنی تدوین میں بھی یہ معیاری ہے، اور اس کی موضوعاتی تقسیم اسے زیادہ مفید بناتی ہے، چناں چہ کتابیات سیرت سے یہ فہرست شروع ہوتی ہے، اس کے تحت پانچ کتب کا تذکرہ ہے، پھر جغرافیہ سیرت کا عنوان ہے، اس طرح کے درجنوں عنوانات ہیں۔اہم بات یہ ہے کہ جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی، وہاں ایک دو سطور میں کتاب کا تعارفی نوٹ بھی درج کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر اردو، عربی، فارسی، سندھی، انگریزی وغیرہ کی ۲۰۱۲ کتب کا اندراج اس فہرست میں موجود ہے۔

اس فہرست میں ۱۳ شخصیات ۱۴ لائبریریوں ۲۵ ناشرین اور ۵۵ اداروں نے اپنی کتب نمائش کے لیے پیش کیں۔ان شخصیات اور اداروں میں ملک بھر کی اہم ترین علمی شخصیات اور ادارے شامل ہیں۔

ملاحظات

۱۔ فہرست میں تمام زبانوں کی کتب الف بائی ترتیب سے مولف کے نام سے درج کی گئی ہیں، زبانوں کی بنیاد پر الگ الگ اندراج نہیں ہیں۔ صرف انگریزی کتب آخر میں الگ سے درج ہیں۔

۲۔ فہرست میں بعض کتب کا اندراج درست ناموں سے نہیں ہو سکا۔ مثلاً پہلا ہی اندراج احمد یار، حافظ کے نام سے ہے، جو اسلامیہ کالج سول لائنز کی نمائش کی کتب سیرت کی فہرست کا ہے، جس کا تعارف شروع میں گزر چکا، ظاہر ہے کہ یہ اندراج درست نہیں۔اسی طرح تیسرا اندراج رسول اکرم ﷺ کے سیرت نگار ہے، یہ فکر و نظر کے سیرت نمبر ۱۹۷۶ء میں شامل ایک عنوان ہے۔

۳۔ مجموعی طور پر یہ ایک مفید کاوش تھی۔ جس سے بعد میں بہت استفادہ کیا گیا۔

۴۔ اس موقع پر مرتب ہونے والی یہ فہرست یقیناً ایک ٹیم ورک تھا، مگر مرتب کے طور پر کسی ایک یا چند افراد کا اندراج مناسب تھا، جن کی کاوشیں اس معاملے میں زیادہ نمایاں تھیں۔

۱۰۔ کتابیات سیرت رسول ۱۹۷۳ء تا ۱۹۸۷ء۔ مرتبہ پروفیسر حفیظ تائب۔[18]

یہ فہرست پہلی فہرست کے مقابلے میں فنی اعتبار سے زیادہ بہتر اور مفید ہے، چناں چہ یہ بھی اسی طرح مولفین کی ترتیب سے ہے، اور "آ" سے اس فہرست کا آغاز ہوتا ہے، یہ فہرست مفصل بھی ہے، اور ۶۵ صفحات پر مشتمل ہے، اس کے بعد رسائل و جرائد کے سیرت نمبروں کا الگ سے ذکر ہے، اور اس کے تحت لگ بھگ سو سیرت نمبروں کا ذکر ہے۔اس طرح یہ فہرست سابقہ فہرست کے مقابلے میں دگنا یا اس سے زیادہ اندراجات کی حامل ہے۔

ملاحظات

۱۔ نیشنل بک کاؤنسل کی سابقہ فہرست کے مقابلے میں اس فہرست میں مقام اشاعت بھی اہتمام سے درج کیا گیا ہے۔

۲۔ فنی طور پر خاصی مدون فہرست ہے، اکادکا فرد گزاشتوں کے سوا کوئی بات قابل اصلاح نظر نہیں آتی۔

۳۔ رسائل و جرائد کے نمبروں کا اندراج مدیر سے کیا گیا ہے، کیوں کہ پوری فہرست مولف اور مرتب کی الف بائی ترتیب پر ہے، مگر زیادہ بہتر ہوتا کہ یہاں رسائل کے ناموں کو اندراج کی بنیاد بنایا جاتا، اس صورت میں چوں کہ مدیر تبدیل ہوتے رہتے ہیں اس لیے بعض مجلات کے نمبر دو الگ الگ مقام پر درج ہوئے ہیں۔

18۔ حفیظ تائب، پروفیسر۔ کتابیات سیرت رسول ۱۹۷۳ء تا ۱۹۸۷ء۔ نیشنل بک کاؤنسل آف پاکستان۔ ۱۹۸۸ء

۴۔ زیادہ بہتر ہوتا کہ جب ۱۹۸۸ء میں یہ فہرست شائع کی جارہی تھی تو سابقہ فہرست کے اندراجات اس میں شامل کر کے اسے ۷۴ سے ۸۸ تک مکمل فہرست کی صورت دی جاتی۔

۱۱۔اردو نثر میں سیرت رسول۔ڈاکٹر انور محمود خالد[۱۹]

اردو سیرت نگاری کی تاریخ پر سب سے نمایاں کام انور محمود خالد کا ہے، جو درحقیقت ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، یہ ۱۹۸۴ء تک کی خدماتِ سیرت کا احاطہ کرتا ہے، اس طرح گزشتہ چالیس برسوں کا وقیع کام اس میں شامل نہیں ہے، اگر اس کتاب کا نیا ایڈیشن اب تک ہونے والے کام کے اضافے کے ساتھ شائع ہوسکے تو اہم خدمت ہوگی۔ اس دور کو الگ سے بھی پی ایچ ڈی کا موضوع بنایا جاسکتا ہے، اور اسے مختلف ادوار اور عنوانات میں تقسیم کر کے اس پر متعدد کام بھی کرائے جاسکتے ہیں، مگر اس موضوع پر کام کے لیے سخت ریاضت، وسیع مطالعے اور دقت نظر کی ضرورت ہوگی۔

ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب سیرت نگاری کیے آغاز کے ساتھ اپنی گفت گو شروع کی ہے اور اپنے بہ قول ۱۹۸۴ء تک شائع ہونے والی اردو کتب کا احاطہ کیا ہے۔ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے باب اول سیرت کی تاریخ اور حدود قیود کا احاطہ کرتا ہے اور اس میں سیرت اور نعت کے باہمی تعلق اور ارتباط کا بھی ذکر ہے، یہ باب وقیع معلومات پر مشتمل ہے اور اس میں انہوں نے سیرت اور سوانح عمری کے فرق کو بھی واضح کیا ہے اور ان وجوہات پر روشنی ڈالی ہے، اور عام سوانح نگاری کے فرق کو بھی واضح کیا ہے اور ان وجوہات پر روشنی ڈالی ہے جو عام سوانح نگاری سے رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو ممتاز اور نمایاں کرتی ہے۔ دوسرا باب سیرت رسول کے ماخذ و منابع پر مشتمل ہے۔ تیسرے باب میں اردو میں سیرت نگاری کا باقاعدہ آغاز وارتقا۔ پانچواں وچھٹا باب اردو سیرت نگاری کے عہد زریں سے تعلق رکھتا ہے۔ ساتویں باب میں عصر حاضر میں اردو سیرت نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے اور جیسا کہ ذکر ہوا یہ باب ۱۹۸۴ء تک کی کتب سیرت کا احاطہ کرتا ہے، البتہ اس میں زیادہ تر ۱۹۸۰ء تک کی معلومات شامل ہیں۔[۲۰]

ڈاکٹر انور محمود خالد کی کتاب بنیادی طور پر تو اردو سیرت نگاری کی تاریخ پر مبنی ہے، مگر آغاز میں ابتدائی سیرت نگاری کے عربی عہد کا خلاصہ بھی درج کیا گیا ہے، نیز اس میں متعدد فہارس بھی مرتب کی گئی ہیں، چناں چہ اردو میں منظوم سیرت کے حوالے سے مختلف اقسام، جو اردو سیرت نگاری کے ابتدائی عہد کی نمایاں اصناف تھیں، ان کا ذکر کیا ہے، اور مولود ناموں، معراج ناموں، وفات ناموں وغیرہ کی فہرستیں درج کی ہیں۔[۲۱] اس طرح آگے چل کر انہوں نے اردو مولود ناموں کی بھی ایک فہرست درج کی ہے، جس میں لگ بھگ سو کتب کی تفصیلات پیش کی ہیں۔[۲۲] اس کتاب میں مختلف مکاتب فکر کی جانب سے لکھی جانے والی کتب سیرت کا الگ الگ بھی تعارف کرایا گیا ہے، مثلاً دیوبندی سیرت نگار، شیعہ سیرت نگار وغیرہ، نیز بچوں کے لیے کتب، اردو تراجم وغیرہ عنوانات کے تحت

19۔ انور محمود خالد، ڈاکٹر۔ اردو نثر میں سیرت رسول۔ اقبال اکادمی۔ لاہور ۱۹۸۹ء

20۔ عزیز الرحمن، سید۔ پاکستان میں اردو سیرت نگاری۔ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی۔ ۲۰۱۸ء: ص ۱۹۸

21۔ انور محمود خالد: ص ۲۳۴

22۔ ایضاً: ملاحظہ کیجیے ص ۴۴۴۔ ۴۵۰

بھی معلومات دی گئی ہیں۔اس کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں نہایت عرق ریزی کے ساتھ معلومات جمع کی گئی ہیں، مگر یہ کام اس قدر وسیع تھا کہ بہت سی جگہوں پر خلا باقی رہنا عین ممکن تھا،افسوس کہ اس کتاب کی اشاعت کو ایک مدت گزرنے کے باوجود اس پر نظر ثانی نہ ہو سکی۔اہم ترین بات یہ ہے کہ اس میں درج بہت سی معلومات محض دوسرے مضامین پر انحصار کرتے ہوئے ان کے حوالے سے نقل کی گئی ہیں، جس کے سبب غلطیاں رہ جانے کا امکان رہتا ہے۔ مگر ایسا کم جگہوں پر ہے، اور اردو سیرت نگاری کی تاریخ پر یہ پہلی اور اب تک کی وقیع کتاب ہے، جس سے برابر استفادہ جاری ہے۔

۱۲۔رحمۃ للعالمین، کتابیاتی جائزہ۔ ہدایت اللہ۔ [۲۳]

یہ کتابیات مرتب ے بیان کے مطابق پندرھویں صدی ہجری کے موقع پر تیار کی گئی ہے۔ پندرھویں صدی کا آغاز ۱۹۸۰ء میں ہوا تھا۔ جب کہ اس فہرست کا سن اشاعت ۱۹۹۱ء ہے۔ یہ فہرست اردو کی ۹۸۴ کتب کا احاطہ کرتی ہے۔اس فہرست کے مرتب پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری سے وابستہ تھے،اس لیے انہیں کتب کے بارے میں معلومات کے حصول اور ان کے اندراج میں سہولت رہی، ان کے بیان کے مطابق کتاب کی ترتیب میں درج ذیل اداروں سے استفادہ کیا گیا۔ پنجاب پبلک لائبریری۔ لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔ لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے چند شعبہ جات (اسلامیات،تاریخ، سیاسیات،اورینٹل کالج وغیرہ)۔ علما اکیڈمی۔ لاہور، ورلڈ آف اسلام۔ لندن، لوزاک اینڈ کمپنی۔ فہرست موضوعات، لائبریری آف کانگرس، یو ایس اے، ے۔ ایکسیشن لسٹ پاکستان وغیرہ۔ [۲۴] کتاب کا اندراج کرتے ہوئے ہر کتاب کے شروع میں نمبر شمار دیا گیا ہے، اور ضابطے کے مطابق مولف کے نام کے مشہور حصے سے اندراج کی ابتدا کی گئی ہے، چناں چہ پہلا اندراج آزاد، ابوالکلام سے ہوا ہے، جن کتب میں ان کے مولف کا ذکر نہیں،انہیں کتاب کے نام سے درج کیا گیا ہے۔

اردو اندراجات کے فوراً بعد مصنفین کی ترتیب سے اشاریہ درج کیا گیا ہے، پھر پشتو کی چھ، پنجابی کی ۲۹، سندھی کی ۵، عربی کی ۱۹، فارسی کی ۸ اور انگریزی کی ۲۰۱ کتب درج کی گئی ہیں۔

ملاحظات

۱۔ جن کتب کے مولف کا نام درج نہیں، البتہ مرتب کا نام موجود ہے، ان کا اندراج کتاب کے نام سے شروع کیا گیا ہے، حال آں کہ انہیں مرتبین/مرتب سے شروع کرنا چاہیے۔

۲۔ چوں کہ اندراجات مولف کی ترتیب سے ہیں، اس لیے اس کے معاً بعد "مصنفی اشاریے" کی کوئی ضرورت نہیں تھی، یہ اشاریہ کتب کے نام کی ترتیب سے ہونا چاہیے تھا۔

۳۔ املا کے ساتھ ساتھ پروف کی غلطیاں بھی ہیں، مثلاً علامہ کو کئی جگہ علامیہ لکھا گیا ہے۔

23۔ ہدایت اللہ۔ رحمت للعالمین، کتابیاتی جائزہ۔ سنگ میل، لاہور۔۱۹۹۱ء

24۔ ایضاً: ص ۴

۴۔اس فہرست میں بھی اردو دیگر فہرست میں بھی اردو کے علاوہ دیگر زبانوں کی چند چند کتب کے اندراج کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔اب ۱۹۸۱ء میں مرتب ہونے والی فہرست میں عربی کی ۱۹ کتب کا کیا جواز ہے؟اسی طرح فارسی کی آٹھ کتب وقس علیٰ ہٰذا۔
۵۔۱۹۹۱ء تک شائع ہونے والی دیگر فہارس سے استفادہ کر لیا جاتا تو یہ تعداد کافی بہتر ہو سکتی تھی۔

۱۳۔اردو میں میلاد النبی ﷺ۔ محمد مظفر عالم جاوید صدیقی۔[۲۵]

یہ ضخیم مقالہ پی ایچ ڈی ہے،جو کتابی صورت میں سامنے آیا ہے۔اس کے آٹھ ابواب ہیں،آغاز میں میلاد اور اس کے حوالے سے تمہیدی مباحث کے بعد تیسرے باب سے میلاد ناموں کے تعارف کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، اور سولہویں صدی سے لے کر بیسویں صدی کے وسط تک شائع ہونے والے ۳۰۰ میلاد ناموں اور ان سے ملتی جلتی اصناف مثلاً نور نامے، وفات نامے اور معراج نامے وغیرہ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔آخر میں غیر مسلموں کے کلام کے اقتباسات دیے گئے ہیں اور آخری باب میں مختلف خطوں، مثلاً عرب، افریقہ، یورپ وغیرہ میں میلاد کی روایت کا تعارف پیش کیا گیا ہے،اس کتاب کا بڑا حصہ تعارف پر ہی مشتمل ہے،البتہ نمونہ تحریر درج کرنے کی خاطر طویل طویل اقتباسات بھی شامل کتاب ہیں۔ جن کی سب سے بڑی افادیت یہ ہے کہ ان کم یاب کتب کی تحریریں اقتباسات کی صورت میں سہی، یہاں یک جا ہو گئی ہیں،اور قارئین سیرت ان سے واقف ہو گئے ہیں۔

۱۴۔بیسویں صدی کے رسول نمبر۔پروفیسر محمد اقبال جاوید[۲۶]

اس ضخیم اشاعت میں ۱۹۱۱ء سے ۱۹۹۸ء تک پاک و ہند سے شائع ہونے والے سو سے زائد سیرت نمبروں کے مندرجات کی تفصیل کے ساتھ اشاریہ مرتب کیا گیا ہے۔اسے ایک منفرد نوعیت کا موضوع اشاریہ بھی کہا جا سکتا ہے۔جس میں ہر عہد کی تحریروں کے نمائندہ اقتباسات بھی محفوظ کر لیے گئے ہیں آخر میں نعت نمبروں کا ذکر بھی موجود ہے۔اور کتاب کے اختتام پر دست یاب سیرت نمبروں کی مکمل فہرست زمانی اور حروف تہجی کے اعتبار سے درج کی گئی ہے۔یہ اپنی نوعیت کا اہم کام ہے،جو اب مزید معلومات کی روشنی میں از سر نو مرتب ہونے کا منتظر ہے۔

۱۵۔سیرت النبی سے متعلق فہرست کتب، حافظ حبیب احمد۔[۲۷]

اس فہرست میں کئی عنوانات ہیں، عمومی سیرت کے تحت ۳۱، غزوات کے تحت ۲۱، اور ازواج مطہرات کے تحت ۷ کتب کا تعارف مذکور ہے۔ہر کتاب پر عموماً نصف صفحہ یا کم و بیش تعارف کرایا گیا ہے، مگر ظاہر ہے کہ اس مختصر جائزے کا سبب سمجھ نہیں آ سکا، جب اس سے قبل اردو کتابیات سیرت کے ضمن میں اس قدر مواد موجود تھا۔ پھر مرتب کا تعارف ڈپٹی ڈائریکٹر نیشنل لائبریری آف اسلام آباد کرایا گیا ہے،اس حیثیت میں ان سے بجا طور پر کسی وقیع کام کی توقع تھی۔اس لیے اس غیر سنجیدہ مجموعے کا کوئی جواز تلاش نہیں کیا جا سکتا۔

25۔ صدیقی، محمد مظفر عالم جاوید۔اردو میں میلاد النبی ﷺ۔ فکشن ہاؤس،لاہور۔۱۹۹۸ء
26۔ محمد اقبال جاوید، پروفیسر۔ بیسویں صدی کے رسول نمبر۔ فروغ ادب کا ادب اکادمی، گجرانوالہ۔۱۹۹۹ء
27۔ حبیب احمد، حافظ۔ سیرت النبی سے متعلق فہرست کتب، مکتب سید احمد شہید، لاہور۔۲۰۰۱ء

ششماہی السیرہ عالمی۔مدیر سید فضل الرحمٰن۔متعدد شمارے

ششماہی السیرہ عالمی کا اجرا جون ۱۹۹۹ء میں ہوا تھا۔اس مجلے میں جہاں سیرت طیبہ کے حوالے سے دوسرے بہت سے موضوعات پر مضامین شائع ہوتے ہیں، وہیں اس میں مختلف پہلوؤں سے فہارس بھی شائع ہوتی رہی ہیں۔مثال کے طور پر :

۱۶۔آٹھویں صدی میں عربی سیرت نگاری۔ڈاکٹر محمد اکبر ملک۔شمارہ ۸۔[28]

۱۷۔مسجد نبوی کی لائبریری میں سیرت النبی ﷺ کا ذخیرہ۔ڈاکٹر محمود الحسن۔عارف۔شمارہ ۲۵۔[29]

۱۸۔سندھی میں چند کتب سیرت کا تعارف۔سید گل محمد شاہ بخاری۔شمارہ ۲۰۔[30]

۱۹۔سندھی میں سیرت نگاری، ایک کتابیاتی جائزہ۔سید گل محمد شاہ بخاری۔شمارہ ۱۲۔[31]

۲۰۔بلوچستان میں پاکستانی زبانوں براہوی، بلوچی اور پشتو میں تذکرۂ سیرت۔ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر۔شمارہ ۳۔[32]

۲۱۔بلوچستان میں فارسی کتب سیرت و نعت۔ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر۔شمارہ ۵۔وغیرہ۔[33] لیکن اردو کتب سیرت کے حوالے سے اس مجلے میں پابندی اور تواتر کے ساتھ فہارس شائع ہو رہی ہیں، ان میں دو طرح کی فہارس شامل ہیں، ایک تو موضوعاتی فہارس، ان کا تعارف پہلے پیش کیا جاتا ہے۔

۲۲۔اردو میں ذکر سیرت اور بلوچستان۔ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر۔شمارہ ۴[34] اس مضمون میں چالیس کے قریب کتب کا ذکر ہے، جن میں درود وغیرہ پر مشتمل کتب بھی ہیں، چند ایسی کتب بھی ہیں، جن کا سیرت سے تعلق شاید ضمناً ہی بنتا ہو۔کتب نعت اس کے علاوہ ہیں۔

۲۳۔پاک و ہند میں سیرت نمبروں کا اجرا، آغاز وارتقا۔ڈاکٹر حافظ محمد ثانی۔شمارہ ۱[35]

اس مضمون میں قیام پاکستان سے قبل کے ۲۱ اور ۴۷ سے ۱۹۹۹ء تک کے عرصے میں شائع ہونے والے ۱۵۰ سے زائد سیرت نمبروں کا ذکر ہے، اور ان میں اہم نمبروں کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔اگرچہ اب اس موضوع پر بہت مواد دست یاب ہے، اور اس فہرست میں بہت اضافہ ممکن ہے۔

28۔ محمد اکبر ملک، ڈاکٹر۔آٹھویں صدی میں عربی سیرت نگاری۔ششماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۸، نومبر ۲۰۰۲ء

29۔ عارف، محمود الحسن، ڈاکٹر۔مسجد نبوی کی لائبریری میں سیرت النبی ﷺ کا ذخیرہ۔ششماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۵، فروری ۲۰۱۱ء

30۔ بخاری، گل محمد شاہ، سید۔سندھی میں چند کتب سیرت کا تعارف۔ششماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۰، ستمبر ۲۰۰۸ء

31۔ بخاری، گل محمد شاہ، سید۔سندھی میں سیرت نگاری، ایک کتابیاتی جائزہ۔ششماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۱۲، اکتوبر ۲۰۰۴ء

32۔ کوثر، محمد انعام الحق، ڈاکٹر۔بلوچستان میں پاکستانی زبانوں براہوی، بلوچی اور پشتو میں تذکرہ سیرت۔ششماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۳، جون ۲۰۰۰ء

33۔ کوثر، محمد انعام الحق، ڈاکٹر۔بلوچستان میں فارسی کتب سیرت و نعت۔ششماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۵، مئی ۲۰۰۱ء

34۔ کوثر، محمد انعام الحق، ڈاکٹر۔اردو میں ذکر سیرت اور بلوچستان۔شمارہ ۴

35۔ ثانی، حافظ محمد، ڈاکٹر۔پاک و ہند میں سیرت نمبروں کا اجرا، آغاز وارتقا۔ششماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۱، جون ۱۹۹۱ء

۲۴۔ کتابیات صلاۃ وسلام۔ شبیر احمد خان میواتی۔ شمارہ ۱۰ [36] اس فہرست میں کتب صلاۃ وسلام کا اندراج کیا گیا ہے، یہ تمام کتب فہرست نگار کے بہ قول سنی دیوبندی علمائے کرام کی مرتب کردہ ہیں۔

۲۵۔ ایوارڈ یافتہ کتب سیرت۔ حافظ محمد عارف گھانچی۔ شمارہ ۲۲ [37] اس فہرست میں ان کتب کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے، جنہیں ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۹ء کے عرصے میں وزارت مذہبی امور اسلام آباد کی جانب سے سیرت ایوارڈز دیے گئے ہیں، یہ فہرست سن وار کتب کا تعارف پیش کرتی ہے۔ اس فہرست میں ۶۵ کتب کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ یہ فہرست تعارف کے اضافے کے ساتھ بعد میں کتابی صورتوں میں شائع ہوئی، جس کا تعارف آگے آرہا ہے۔

۲۶۔ اردو تراجم عربی کتب سیرت۔ حافظ محمد عارف گھانچی، شمارہ ۱۸ [38] اس فہرست میں عربی سے اردو میں اس وقت تک منتقل ہونے والی ایک سو سے زائد کتب کی تفصیلات شامل کی گئی ہیں۔ ان میں ایک کتاب کے کئی کئی ترجمے بھی شامل ہیں۔

۲۷۔ موضوعاتی فہرست کتب بہ عنوان رحمۃ للعالمین ﷺ حافظ محمد عارف گھانچی۔ شمارہ ۲۲ [39] اس فہرست میں اس موضوع پر شائع شدہ اردو کتب کی فہرست مرتب کی گئی ہے، اس کے تحت ۱۳۰ کے لگ بھگ اندراج ہیں۔ ان میں ایک کتاب کی کئی اشاعتیں بھی شامل ہیں، چناں چہ علامہ سید سلمان ندوی کی کتاب رحمت عالم کی دس مختلف اداروں کے تحت اشاعتوں کا ذکر ہے۔ نیز اس فہرست میں ان تمام کتب کو شامل کر لیا گیا ہے، جن کے نام میں "رحمت" کا لفظ موجود ہے، اس سے قطع نظر کہ کتاب میں یہ پہلو زیر بحث آیا ہے، یا نہیں، اور آیا ہے تو کس قدر آیا ہے۔

۲۸۔ فہرست کتب سیرت خواتین۔ حافظ محمد عارف گھانچی۔ شمارہ ۲۳ [40] اس فہرست میں خواتین کی سیرت پر لکھی گئی، ایک سو بیس کے قریب کتب سیرت کا اندراج کیا گیا ہے، جن میں اردو میں لکھی گئی، کتب کے ساتھ ساتھ کسی اور زبان سے کیے گئے اردو تراجم بھی شامل ہیں، خواہ اصل کتاب کسی خاتون کی تالیف ہو، یا کسی مرد کی لکھی ہوئی کتاب کا ترجمہ خاتون نے کیا ہو۔ اس فہرست میں بھی اب مزید اضافے ہو چکے ہیں، اور یہ فہرست اضافوں کے ساتھ ڈاکٹر یاسین مظہر صدیقی کے مضمون کے ضمیمے کے طور پر الگ کتابی صورت میں چھپ گئی ہے اس کا تعارف بھی آگے آرہا ہے۔

۲۹۔ فہرست کتب سیرت قرآنی۔ حافظ محمد عارف گھانچی۔ السیرہ شمارہ ۲۶۔ [41] اس فہرست میں لگ بھگ ۷۰ کتب کا اندراج ہے۔

36۔ میواتی، شبیر احمد خان۔ کتابیات صلاۃ وسلام۔ شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۱۰، اکتوبر ۲۰۰۳ء

37۔ گھانچی، محمد عارف، حافظ۔ ایوارڈ یافتہ کتب سیرت۔ شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۲، اکتوبر ۲۰۰۹ء

38۔ گھانچی، محمد عارف، حافظ۔ اردو تراجم عربی کتب سیرت۔ شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۱۸، ستمبر ۲۰۰۷ء

39۔ گھانچی، محمد عارف، حافظ۔ موضوعاتی فہرست کتب بہ عنوان رحمۃ للعالمین ﷺ۔ شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۲، اکتوبر ۲۰۰۹ء

40۔ گھانچی، محمد عارف، حافظ۔ فہرست کتب سیرت خواتین۔ شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۳، مارچ ۲۰۱۰ء

41۔ گھانچی، محمد عارف، حافظ۔ فہرست کتب سیرت قرآنی۔ شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۶، جولائی ۲۰۱۱ء

۳۰۔منظوم سیرت نگاری،ایک علمی و تحقیقی جائزہ۔پروفیسر عبدالجبار شاکر۔شمارہ۱۹ [۴۲] اس مضمون میں ادب، زبان و بیان اور شاعری پر اسلام کے موقف کے بیان کے ساتھ عربی فارسی،اردو وغیرہ میں موجود اہم منظوم کتب سیرت کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

۳۱۔فہرست منظوم کتب سیرت۔حافظ محمد عارف گھانچی۔شمارہ ۲۳۔ [۴۳] اس فہرست میں ایک سو سے زائد منظورم اردو کتب سیرت کا ذکر ہے، جن میں قدیم وجدید تمام کتب شامل ہیں۔لیکن آج کی معلومات اس سے کافی آگے جا چکی ہیں، چناں چہ راقم کی مرتب کردہ مگر تاحال غیر مطبوع فہرست کتب سیرت منظوم میں شامل کتب کی تعداد ڈھائی سو سے زائد ہے۔

ان فہارس کے علاوہ السیرہ میں حافظ محمد عارف گھانچی مسلسل نئی کتب سیرت کی فہارس مرتب کر رہے ہیں،السیرہ کے شمارہ نمبر ۲۰ میں حافظ صاحب کی مرتب کردہ ۱۹۸۱ء سے ۱۹۹۹ء کے دوران شائع ہونے والی اردو کتب سیرت کی فہرست شامل کی گئی،اس میں پانچ سو سے زائد کتب کا اندراج تھا۔اس سلسلے کی دوسری قسط شمارہ ۲۱ میں شائع ہوئی، جس میں لگ بھگ دو سو کتب کا اندراج تھا۔انہوں نے السیرہ کے شمارہ ۱۸ میں ایک فہرست جدید کتابیات سیرت کے عنوان سے مرتب کی، یہ فہرست ماہ نامہ تعمیر افکار کے سیرت نمبر ۲۰۰۷ء میں دی گئی فہرست میں شامل نہ ہو سکنے والی کتب پر مشتمل تھی۔(اس کا ذکر اپنے مقام پر الگ سے آرہا ہے)اس فہرست میں لگ بھگ ۱۵۰ کتب کا اندراج تھا۔ اس کے بعد شمارہ ۱۹ میں ایک فہرست جدید کتب سیرت کے ہی نام سے حافظ صاحب نے ۲۰۰۰ سے ۲۰۰۸ء کے درمیان شائع ہونے والی کتب سیرت کی فہرست مرتب کی۔اس میں لگ بھگ ۱۷۰ کتب کے اندراجات شامل تھے۔ ان دونوں فہارس میں شامل کتب وہ تھیں،جو بعد میں "جدید اردو کتابیات سیرت" میں شامل کر دی گئیں۔اس کتاب کا تعارف بھی ان ہی صفحات میں شامل ہے۔یہ کتاب ۲۰۰۹ء میں منظر عام پر آئی ہے۔

اس فہرست کے بعد السیرہ میں معمول رہا ہے کہ ہر شمارے میں، یا کبھی ایک آدھ شمارہ چھوڑ کر اس دوران شائع ہونے والی کتب کی فہرست جدید کتب سیرت کے عنوان سے شائع کی جاتی ہے۔ہم ذیل میں ان فہارس کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔

۳۲۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۰۷ء تا ۲۰۰۸ء۔السیرہ۔شمارہ ۲۰۔کل کتب: ۴۴ [۴۴]

۳۳۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۰۷ء تا ۲۰۰۹ء۔السیرہ۔شمارہ ۲۱۔کل کتب: ۴۹ [۴۵]

۳۴۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۰۸ء تا ۲۰۰۹ء۔السیرہ۔شمارہ ۲۲۔کل کتب: ۶۶ [۴۶]

42۔ شاکر،عبدالجبار،پروفیسر۔منظوم سیرت نگاری،ایک علمی و تحقیقی جائزہ۔ششماہی السیرہ،عالمی،شمارہ ۱۹،مارچ ۲۰۰۸ء

43۔ گھانچی،محمد عارف،حافظ۔فہرست منظوم کتب سیرت۔ششماہی السیرہ،عالمی،شمارہ ۲۳،مارچ ۲۰۱۰ء

44۔ ملاحظہ کیجیے: ششماہی السیرہ،عالمی،شمارہ ۲۰، ستمبر ۲۰۰۸ء

45۔ ملاحظہ کیجیے: ششماہی السیرہ،عالمی،شمارہ ۲۱،مارچ ۲۰۰۹ء

46۔ ملاحظہ کیجیے: ششماہی السیرہ،عالمی،شمارہ ۲۲،اکتوبر ۲۰۰۹ء

۳۵۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۰۷ء تا ۲۰۱۰ء۔السیرہ۔شمارہ ۲۳۔کل کتب:۶۹[47]

۳۶۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۰ء۔السیرہ۔شمارہ ۲۴۔کل کتب:۶۰[48]

۳۷۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۱ء۔السیرہ۔شمارہ ۲۶۔کل کتب:۱۴۳[49]

۳۸۔جدید کتابیات سیرت جدید کتابیات سیرت۔۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۲ء۔السیرہ۔شمارہ ۲۷[50]

۳۹۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۲ء۔السیرہ۔شمارہ ۲۸۔کل کتب:۴۴[51]

۴۰۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۲ء۔السیرہ۔شمارہ ۲۹۔کل کتب:۴۹[52]

۴۱۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۴ء۔السیرہ۔شمارہ ۳۲۔کل کتب:۲۰۰[53]

۴۲۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۴ء۔السیرہ۔شمارہ ۳۳۔کل کتب:۵۰[54]

۴۳۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۱۴ء تا ۲۰۱۵ء۔السیرہ۔شمارہ ۳۴۔کل کتب:۱۲۴[55]

۴۴۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۱۵ء ۲۰۱۶ء۔السیرہ۔شمارہ ۳۷۔کل کتب:۱۰۶[56]

۴۵۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۱۵ء ۲۰۱۶ء۔السیرہ۔شمارہ ۳۸۔کل کتب:۶۱[57]

۴۶۔جدید کتابیات سیرت۔۲۰۱۵ء ۲۰۱۶ء۔السیرہ۔شمارہ ۳۹۔کل کتب:۱۶۰[58]

تبصرہ

۱۔ان تمام فہارس میں نئی آنے والی کتب کا اندراج وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے، اس لیے عین ممکن ہے کہ ان فہارس میں کچھ کتب مکرر درج ہو گئی ہوں۔ لیکن یہ ایک بڑا کام ہے، جس کے نتیجے میں محض بارہ برس کے عرصے میں چودہ سو کے لگ بھگ کتب کا اندراج ہوا ہے، اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ اس عرصے میں شائع ہونے والی بہت کم چند فیصد ہی کتب ایسی رہی ہوں گی، جو اس فہرست میں نہیں آ سکیں۔ مرتب فہارس حافظ محمد عارف گھانچی کی یہ بڑی خدمت سیرت ہے۔

47۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۳، مارچ ۲۰۱۰ء

48۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۴، اگست ۲۰۱۰ء

49۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۶، جولائی ۲۰۱۱ء

50۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۷، فروری ۲۰۱۲ء

51۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۸، جولائی ۲۰۱۲ء

52۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۲۹، فروری ۲۰۱۳ء

53۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۳۲، مئی ۲۰۱۵ء

54۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۳۳، نومبر ۲۰۱۵ء

55۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۳۴، مئی ۲۰۱۶ء

56۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۳۷، نومبر ۲۰۱۶ء

57۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۳۸، مئی ۲۰۱۷ء

58۔ ملاحظہ کیجیے: شش ماہی السیرہ، عالمی، شمارہ ۳۹، نومبر ۲۰۱۷ء

۲۔البتہ ان فہارس میں کچھ قدیم کتب کی جدید اشاعتیں بھی آرہی ہیں۔یعنی وہ کتب جو اس دورانیے سے قبل شائع ہوچکی تھیں۔اب ان کی نئی اشاعت سامنے آئی ہے۔

۳۔اس طرح انڈیا سے شائع شدہ کتب کی پاکستانی اور پاکستان سے پہلی بار شائع شدہ کتب کی انڈین اشاعتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔اس اعتبار سے السیرہ کے ذریعے قارئین کے سامنے ان فہارس کے توسط سے معلومات کا ٹرا ذخیرہ سامنے آتا رہاہے،اور مسلسل آرہاہے،الحمد للہ

۴۷۔جدید اردو کتابیات سیرت۔حافظ محمد عارف گھانچی۔[59]

اس فہرست میں ۱۴۰۰ھ سے لے کر ۱۴۳۰ھ یا ۱۹۸۰ء سے لے کر ۲۰۰۹ء تک شائع ہونے والی اردو کتب سیرت کی فہرست مرتب کی گئی ہے۔اور اس ذخیرے میں کل اندراجات ۲۳ سو کے لگ بھگ ہیں،جو بڑا اعدد ہے۔

ملاحظات

ا۔یہ فہرست آج سے دس برس قبل شائع ہوئی تھی،اس لیے ضرورت ہے کہ اسے اس عرصے میں شائع ہونے والی کتب کے اضافے کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جائے۔

۲۔اس فہرست میں بھی اندراج کے حوالے سے بھی اور چند ناموں کے سلسلے میں بھی نیز پروف کی بھی اکا دکا غلطیاں نظر آتی ہیں۔اس لیے نظر ثانی میں اسے ایک بار پروف پڑھ لینے کی بھی ضرورت ہے۔

۳۔یہ فہرست مولفین کی ترتیب سے مرتب ہوئی ہے۔کیا ہی بہتر ہو کہ آخر میں کتب کے اسما کی الف بائی ترتیب سے ایک اشاریہ مرتب کردیا جائے۔

۴۸۔سیرت ایوارڈ یافتہ کتب سیرت۔حافظ محمد عارف گھانچی۔محمد جنید انور[60]

وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام ہر سال قومی اور کبھی کبھی بین الاقوامی سیرت کانفرنس کے موقع پر منتخب کتب سیرت کو ایوارڈ دیے جاتے ہیں۔یہ سلسلہ ۱۹۸۰ء سے جاری ہے۔اس کتاب میں ۱۹۸۰ء سے ۲۰۱۰ء تک کی ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔یہ تعارف سن وار ہے،اس فہرست میں ۶۹ کتب کا تعارف شامل ہے۔یہ تعارف زیادہ تر ستائشی جملوں پر مشتمل ہے، کہیں کہیں مبالغے کا احساس بھی ہوتا ہے، مجموعی طور پر یہ فہرست معلوماتی ہے۔آخر میں ضمیمے کے طور پر ۲۰۱۱ء اور ۲۰۱۲ء کی ایوارڈ یافتہ کتب کے صرف بنیادی کوائف پیش کیے گئے ہیں۔ان میں ۲۰۱۱ء کی ۴ اور ۲۰۱۲ء کی پانچ کتب شامل ہیں۔اہم بات یہ ہے کہ آخر میں مولفین اور کتب کے اسما کی الف بائی کی ترتیب سے ایک الگ اشاریے شامل کتاب ہیں۔یہ فہرست اس سے قبل السیرہ کے شمارہ ۲۲ میں شائع ہوچکی ہے، مگر اس میں صرف فہرست شائع کی گئی تھی۔اسے کتابی صورت دیتے ہوئے کتب کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

۴۹۔ذخیرۂ کتب سیرت،رقومی سیرت لائبریری و مرکز تحقیق ادارہ تحقیقات اسلامی، مرتب شیر نوروز خاں[61]

59۔ گھانچی، محمد عارف، حافظ۔جدید اردو کتابیات سیرت۔دار العلم والتحقیق، کراچی۔۲۰۰۹ء

60۔ گھانچی، محمد عارف، حافظ۔جنید انور، محمد۔سیرت ایوارڈ یافتہ کتب سیرت۔کتب خانہ سیرت، کراچی۔۲۰۱۲ء

61۔ شیر نوروز خاں۔ذخیرۂ کتب سیرت، رقومی سیرت لائبریری و مرکز تحقیق ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔۲۰۱۲ء

۲۰۱۱ء میں اسلام آباد میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی جانب سے ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی گئی، اس موقع پر ایک بار پھر ادارے کی جانب سے سیرت کتب کی نمائش منعقد ہوئی۔ اس نمائش کے موقع پر ادارے کے سینئر لائبریرین جناب بشیر نوروز خان نے ایک فہرست مرتب کی۔ اس میں اردو اور عربی کتب اکھٹی اور انگریزی کتب آخر میں درج کی گئیں، اس فہرست کی خاص بات یہ بھی تھی کہ اس کے کتب سیرت کو درج ذیل ۵۳ ذیلی عناوین میں تقسیم کیا گیا ہے، ان عنوانات کے ذریعے کتب سیرت کی ذیلی تقسیم بھی نمایاں ہوتی ہے، اور موضوعات سیرت کی وسعت کا اندازہ بھی ہوتا ہے، اس فہرست میں اضافہ ممکن ہے، مگر یہ فہرست پہلی بار اس وضاحت کے ساتھ جناب شیر نوروز کے قلم سے سامنے آئی۔ اس فہرست میں عربی اور اردو کی لگ بھگ ۲۲ سو کتب کا اندراج ہے، چوں کہ مرتب خود سینئر لائبریرین ہیں، اس لیے ان کی مرتب فرمودہ یہ فہرست فنی اعتبار سے بھی لائق مطالعہ ہے۔ اس کے حصہ انگریزی میں بھی پانچ سو کے قریب کتب کا اندراج ہے۔

اس فہرست کی فہرست عنوانات ملاحظہ کیجیے: سیرت حوالہ جاتی ماخذ۔ تاریخ سیرت نگاری۔ ارض سیرت و آثار نبویہ۔ سیرت (عمومی)۔ مولد النبی ﷺ۔ نبوت اور ختم نبوت۔ حضور ﷺ کے متعلق پیشنگوئیاں۔ سیرت اور قرآن۔ حضور ﷺ کی مکی زندگی۔ معراج النبی ﷺ۔ ہجرت النبی ﷺ۔ حضور ﷺ کی مدنی زندگی۔ عہد نبوی ﷺ کے غزوات، سرایا و جہاد۔ عہد نبوی ﷺ میں سیاسی زندگی۔ عہد نبوی ﷺ میں معاشرت۔ عہد نبوی ﷺ میں معاشی زندگی۔ عہد نبوی ﷺ میں قانون اور عدالت۔ عہد نبوی ﷺ میں تعلیم و تربیت۔ عہد نبوی ﷺ میں دعوت و تبلیغ۔ طب نبوی ﷺ۔ سیرت النبی ﷺ اور سائنس۔ سیرت النبی ﷺ اور نفسیات۔ خطبات نبوی ﷺ۔ مکتوبات نبوی ﷺ۔ سیرت النبی ﷺ اور دیگر ادیان۔ سیرت النبی ﷺ اور بچے۔ سیرت النبی ﷺ اور خواتین۔ اخلاق اور شخصیت۔ عبادات رسول اللہ ﷺ۔ معجزات النبی ﷺ۔ درود و سلام۔ تحفظ ناموس رسالت ﷺ۔ حجۃ الوداع۔ وفات النبی ﷺ۔ خاندان رسول ﷺ۔ والدین، ازواج مطہرات، اولاد

۵۰۔ نگارشات سیرت۔ سید عزیز الرحمٰن۔ اشاعت خاص جہان سیرت۔ مرتبین ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری/ حافظ محمد عارف گھانچی [۶۲] یہ مجموعہ اصلاً راقم کی ان تحریروں کو یک جا کرنے کے لیے مرتب کیا گیا ہے، جو مختلف کتب کے آغاز میں بہ طور مقدمہ یا پیش گفتار کے عنوان سے لکھی گئیں، یا مختلف سیرت پر بہ طور تبصرہ۔ لیکن اس ضمن میں ان کتب سیرت کی ایک بڑی تعداد کا ذکر آگیا ہے، جو گزشتہ دس، پندرہ برسوں میں شائع ہوئی ہیں، چناں چہ اس حوالے سے اس مجموعے میں مقدمے، تقاریظ اور پیش گفتار وغیرہ کے ضمن میں ۲۰ کتب اور تبصروں کے ضمن میں ۵۱ کتب کا ذکر آگیا ہے۔

ملاحظات

ا۔ یہ تبصرے چوں کہ مختلف اوقات میں لکھے گئے ہیں، اس لیے یک ساں مزاج کے حامل نہیں۔ کہیں بہت اختصار ہے، کہیں سیر حاصل بحث ہے۔

62۔ قادری، حافظ حقانی میاں، ڈاکٹر۔ گھانچی، محمد عارف، حافظ۔ نگارشات سیرت سید عزیز الرحمن۔ اشاعت خاص جہان سیرت

۲۔ تبصروں کے لیے منتخب کتب کی سطح بھی یکساں نہیں۔ علمی استناد کی حامل کتب کے ساتھ نہایت رواروی میں لکھی گئی کتب پر بھی تبصرے شامل ہیں۔

۳۔ بہتر ہوتا کہ آخر میں تمام کتب مذکورہ کا اشاریہ بھی، شامل کر دیا جاتا، جس سے کتابیاتی جائزوں میں سہولت رہتی۔

۵۱۔ عربی اردو کتب سیرت کا تعارف۔ مولانا محمد نعمان۔ [63]

اس کتاب میں سیرت کے ماخذ و مصادر کے ساتھ ۳۷ عربی کتب کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر فارسی کتب ہیں، پھر غیر مسلموں کی کتب یا اس حوالے سے موجود لٹریچر کا تعارف ہے۔ ہمارے موضوع یعنی اردو سیرت نگاری کے حوالے سے پہلے ۲۷ اردو کتب کا تعارف ہے، جن میں پہلی کتاب تواریخ حبیب الہ ہے، مولانا عنایت احمد کاکوروی کی یہ کتاب اردو کتب سیرت میں اولین کتابوں میں سے ایک ہے۔ پھر عہد حاضر تک کی کتب اس میں درج ہیں۔ جن میں چند تراجم اور چند مجموعہ مقالات بھی ہیں، مگر اہم، کم اہم، غیر اہم، بل کہ ناقابل التفات کتب سب ہی اس فہرست میں موجود ہیں۔ اور بعض اہم ترین کتب کا ذکر موجود نہیں۔ انتخاب کا کوئی ضابطہ مذکور بھی نہیں، اور کتاب کے مطالعے سے اس سلسلے میں کوئی ضابطہ بھی سمجھ میں نہیں آسکا۔ کتاب کی اہم بات آخر میں ۹۴۸ کتب اردو کی فہرست ہے، یہ اندراج کتاب کے نام سے شروع ہوتے ہیں۔ ان میں صفحات اور سن اشاعت درج نہیں۔ یہ فہرست بھی خاص نامکمل ہے، کہ اس سے قبل صرف جدید اردو کتابیات سیرت کے ضمن میں ہی دو ہزار سے زائد اندراج شائع ہو چکے تھے۔ اس طرح اس میں موجود معلومات بھی خاصی توجہ چاہتی ہیں، اور نظر ثانی کی محتاج ہیں۔ مثلاً شش ماہی السیرہ کا ذکر کرتے ہوئے شمارہ نمبر لکھ کر قوسین میں، ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۳ء لکھا گیا ہے۔ ۲۰۱۶ء میں شائع ہونے والی فہرست میں السیرہ کے ۲۰۰۳ء تک شماروں کا اندراج سمجھ میں نہیں آسکا۔

۵۲۔ پاکستان میں اردو سیرت نگاری۔ سید عزیز الرحمٰن۔ [64]

اس کے مباحث نام سے ہی واضح ہیں، اس میں پاکستان کی ستر سالہ تاریخ میں سیرت نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے، اور بتایا گیا ہے کہ عمومی کتب سیرت کے ساتھ، موضوعاتی، قرآن کریم کی روشنی میں لکھی گئیں، خواتین کی کتب، ادبی کتب، بچوں کے لیے گئی کتب، پی ایچ ڈی کے مقالات، مستشرقین کے حوالے سے لکھی جانے والی کتب، کتب سیرت کی فہرستیں وغیرہ کیا کیا ہیں، اور ان میں سے اہم کتب کون کون سی ہیں اور ان کی خوبیاں اور خاص صورت میں کوئی کم زور بات ہے تو وہ کیا ہے۔ اس کتاب کی اہم بات اس میں موجود کتب سیرت کی متنوع فہرستیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

فہرست کتب سیرت قرآنی۔ ۶۵ کتب

فہرست منظوم کتب سیرت۔ ۵۷ کتب

فہرست کتب سیرت خواتین۔ ۱۳۳ کتب

فہرست اردو تراجم سیرت۔ ۲۸ کتب

63۔ محمد نعمان، مولانا۔ عربی اردو کتب سیرت کا تعارف۔ دار الناشر، کراچی۔ ۲۰۱۶ء

64۔ عزیز الرحمن، سید۔ پاکستان میں اردو سیرت نگاری۔ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی۔ ۲۰۱۸ء

سیرت ایوارڈ یافتہ کتب۔ ۲۵ کتب

ان فہرستوں میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ ان کتب کا احاطہ کرتی ہیں جو پاکستان سے شائع ہوئی ہیں، دوسرے ان میں اکثر مواقع پر منتخب کتب کو فہرست میں شامل کیا گیا ہے، جیسا کہ بچوں کے لیے لکھی گئی کتب کے سلسلے میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ کتاب پہلی بار ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی تھی، اس کا دوسرا ایڈیشن اضافوں کے ساتھ ۲۰۱۸ء میں منظر عام پر آیا ہے۔

۵۳۔ عہد جدید میں خواتین کی سیرت نگاری۔ ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی۔ [۶۵]

یہ مختصر کتاب، ڈاکٹر صاحب کا ایک مضمون ہے، جو السیرہ کے شمارہ ۳۸ میں شائع ہو چکا ہے، اس میں فاضل محقق نے خواتین کی جانب سے لکھی جانے والی قریباً سو اردو کتب سیرت اور مضامین مختصر تعارف پیش کیا ہے، اور سیرت نگاری کے اس پورے عمل پر اپنی تنقیدی آراپیش کی ہیں۔ آخر میں حافظ محمد عارف گھانچی کی ترتیب فرمودہ خواتین کی کتب سیرت کی فہرست شامل ہے، جو لگ بھگ تین سو کتب پر مشتمل ہے، اس طرح یہ مختصر کتاب اپنے مواد کے لحاظ سے ایک قابل قدر کاوش ہے۔ اور اردو کتب سیرت کی موضوعاتی فہارس میں ایک نمایاں اضافہ بھی۔

۵۴۔ حضرت محمد ﷺ۔ منتخب کتابیات اردو کتب و مقالات۔ شیر نوروز خان، ادارہ تحقیقات اسلامی۔ [۶۶]

جناب شیر نوروز خان اس سے قبل کئی ایک فہرست مرتب کر چکے ہیں، یہ اس سلسلے کی اردو کتب کی ضخیم ترین فہرست ہے، جو ۴۶ مختلف ذیلی موضوعات میں منقسم ہے۔ اس فہرست میں صرف کتب شامل نہیں، بل کہ اردو رسائل و جرائد میں شائع ہونے والے مضامین کا بھی احاطہ کیا گیا ہے، جو اس کتاب کے مکمل اندراجات ۶۷۰۵ ہیں۔ ان میں بڑی تعداد میں مقالات کی موجودگی کی وجہ سے درست تعداد کتب کا اظہار تو مشکل ہے، لیکن اردو کتب سیرت کی فہارس کے ضمن میں اب تک کی یہ ضخیم ترین فہرست ہے۔ یہ فہرست مولف کی ترتیب سے ہے، اور انتہائی احتیاط سے مرتب شدہ فہرست ہے۔ جس پر مولف اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔ شیر نوروز انگریزی کتب سیرت کی فہرست بھی مرتب کر چکے ہیں، اور وقتاً فوقتاً فکر و نظر میں وہ موضوعاتی فہارس بھی مرتب کر رہے ہیں۔

۵۵۔ پاکستانی زبانوں میں سیرت نگاری کی روایت۔ ڈاکٹر صفدر علی شاہ، ڈاکٹر امجد علی بھٹی۔ [۶۷]

ڈاکٹر صفدر علی شاہ، ڈاکٹر امجد علی بھٹی کی ترتیب کی ساتھ یہ کتاب نمل یونیورسٹی سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں اردو، بلوچی، براہوی، پشتو، پنجابی، پہاڑی، سرائیکی، شنا، بلتی، کشمیری، کھوار اور دوجری زبانوں میں سیرت نگاری کی روایت پر مضامین شامل ہیں۔ اس مجموعے میں سابقہ شائع شدہ فہرستوں سے زیادہ استفادہ کیا گیا ہے، نئے اندراجات کم ہیں۔ [۶۸]

65۔ صدیقی، محمد یاسین مظہر، ڈاکٹر۔ عہد جدید میں خواتین کی سیرت نگاری۔ کتب خانہ، سیرت کراچی، ۲۰۱۸ء

66۔ شیر نوروز خاں۔ حضرت محمد ﷺ۔ منتخب کتابیاب اردو کتب و مقالات۔ ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔ ۲۰۱۸ء

67۔ صفدر علی شاہ، ڈاکٹر۔ ڈاکٹر امجد علی بھٹی۔ پاکستانی زبانوں میں سیرت نگاری کی روایت۔ نمل یونیورسٹی، اسلام آباد۔

68۔ عزیز الرحمن، سید۔ پاکستان میں اردو سیرت نگاری: ص ۲۰۴

۵۶۔خزینہ سیرت۔حافظ محمد عارف گھانچی۔[۶۹]

حافظ صاحب نے اس فہرست میں ۱۴۰۲ھ سے ۱۴۴۰ھ تک وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان کی جانب سے سیرت ایوارڈز حاصل کرنے والی کتب کی تفصیلات فراہم کی ہیں۔اس فہرست کو بیاض کی شکل میں اور ہر کتاب کا رنگین سر ورق لے کر اس کے مولف، سن اشاعت، صفحات وغیرہ تفصیلات درج کی ہیں،اور ایک سطر میں کتاب کا تعارف بھی پیش کیا ہے۔مثال کے طور پر مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی کی کتاب ناموں کے بارے میں اسوۂ رسول کا تعارف اس جملے سے کرایا گیا ہے: "رسول اللہ ﷺ کی جانب سے رکھے گئے ناموں کا ایک منفرد مجموعہ"
اس مجموعے میں ۱۰۷ ایوارڈ یافتہ اردو کتب سیرت کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

۵۷۔ہندوستان میں اردو سیرت نگاری، مرتب عبداللہ فہد۔ضیاء الدین فلاحی۔[۷۰]

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ۱۰، ۱۱ مارچ ۲۰۱۸ء کو ایک سیمینار بہ عنوان "ہندوستان میں اردو سیرت نگاری" منعقد کیا تھا، یہ مجموعہ اس میں پیش کیے جانے والے مقالات پر مشتمل ہے، مگر درست بات یہ ہے کہ اپنے موضوع پر یہ کوئی بہت مفید ماخذ کی حیثیت نہیں رکھتا۔اس مجموعے میں دو طرح کے مضامین شامل ہیں، چند کتب تعارفی اور تجزیاتی مضامین ہیں، مثلاً مولانا محمد رابع ندوی کی رہبر انسانیت، محب اللہ ندوی کی اسوۂ حسنہ، ابوالحسن علی ندوی کی نبی رحمت، ڈاکٹر حمید اللہ کی خطبات بھاول پور اور منصور پوری کی رحمۃ للعالمین وغیرہ کا تعارف۔دوسری نوعیت بعض شخصیات کے مجموعی کام یا اداروں یا مکاتب فکر کی مجموعی خدمات کا جائزہ ہے، مثلاً سیرت نگاری میں مدرسۃ الاصلاح کا حصہ،اس کے تحت پانچ، چھ کتب کا تعارف ہے، جماعت اسلامی ہند کی خدمات سیرت،اس کے تحت ۲۵ کتب کا تعارف ہے۔ادارہ سر سید کی سیرت نگاری، چند کتب اور مقالات کا تذکرہ۔وغیرہ۔اس پورے ذخیرے میں فہرست کتب کسی حوالے سے بھی موجود نہیں ہیں۔زیادہ بہتر ہوتا کہ گزشتہ سو یا ستر برس میں وہاں ہونے والے کام کا مجموعی جائزہ پیش کیا جاتا، یا کم از کم کتابیات ہی مرتب کر دی جاتیں۔یہاں اس کتاب کا تذکرہ صرف اس بنا پر کیا گیا کہ اس کے نام سے محسوس ہوتا ہے کہ اس میں ہندوستان کی کتب سیرت کے حوالے سے بڑا ذخیرہ میسر ہوگا، ایسا کچھ نہیں ہے۔اس مجموعے میں ایک مضمون ڈاکٹر یاسین مظہر صدیقی کا ہے۔جو اس سے قبل مکمل صورت میں السیرہ میں چھپ چکا ہے۔[۷۱] مگر اس مجموعے میں اس کے صرف ۸ صفحات شامل ہیں، نہ جانے کیوں یہ اہم ترین مضمون جو اس پورے مجموعے میں شامل مضامین کے اعتبار سے بھی وقیع ترین مضمون تھا، اس میں مکمل شامل نہیں کیا جاسکا۔

تجاویز

۱۔فہرست سازی ایک فن ہے، مگر اس کی جانب اہل علم کی توجہ محسوس نہیں ہو رہی، نیز اس کی فنی تربیت کا بھی اہتمام کہیں نظر نہیں آتا، اس جانب ہمارے تعلیمی اداروں کو بھی توجہ کی ضرورت ہے، اور ہمارے باذوق فضلا کو بھی اس

69۔ گھانچی، محمد عارف، حافظ۔خزینہ سیرت۔کتب خانہ سیرت، کراچی۔۱۴۴۰ھ

70۔ فہد، عبداللہ۔ضیاء الدین فلاحی۔ہندوستان میں اردو سیرت نگاری، دار النوادر، لاہور۔۲۰۱۹ء

71۔ سید فضل الرحمن۔مدیر: شش ماہی السیرہ، عالمی۔شمارہ ۳۹۔نومبر ۲۰۱۷ء

جانب آنا چاہیے۔ اگرچہ اس کام کی معاشرے میں زیادہ پذیرائی نہیں، مگر کام دل چسپ ہے، اور ایک بڑی ضرورت کی تکمیل بھی کرتا ہے، اور سچ پوچھیے تو صدقہ جاریہ ہے۔

۲۔ ہماری جامعات کو بھی اس نوعیت کی خدمت کو علمی مقام دینا چاہیے، اور اسے تحقیق ہی میں شمار کرنا چاہیے، ادھر ادھر سے چند جملے لے کر اور چار کتابیں سامنے رکھ کر انہیں تحریر کی صورت دینا تو جامعاتی تحقیق کی دنیا میں کام شمار ہو سکتا ہے، مگر کسی خاص موضوع پر سنجیدہ اور فنی اہتمام کے ساتھ کی کسی بھی نوع کی فہرست کی تیاری کو کوئی وزن نہیں دیا جاتا، یہ عمل درست نہیں۔ کم از کم ایم فل کی سطح پر اس نوع کے عنونات کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔

۳۔ خاص سیرت طیبہ کے حوالے سے متعدد فہارس کی ضرورت ہے، خاص طور پر عربی، اردو، انگریزی میں ایسی فہرستیں موجود نہیں ہیں جو کم از کم ان زبانوں میں موجود کام کے نوے فیصد حصے کا بھی احاطہ کرتی ہوں، یہ ایک بڑا خلا ہے، جسے جلد پر ہونا چاہیے۔

۴۔ یہی معاملہ ہماری علاقائی زبانوں کا بھی ہے۔ اس حوالے سے بھی کام کا میدان وسیع ہے۔

۵۔ اشاریہ سازی کا معاملہ صرف کتب تک محدود نہیں، درجنوں نہیں سیکڑوں موضوعات ایسے ہیں جو کتاب کے نہیں، ایک مناسب حجم کے مقالے کا تقاضا کرتے ہیں، اس لیے مقالات و مضامین سیرت کے اشاریے بھی مرتب ہونے چاہییں، جو کمال دقت کا کام ہے، مگر کام ہے، اور کرنے کا کام ہے۔

۶۔ سیرت کے مطبوعہ ذخائر کے ساتھ مخطوطات، خصوصاً اردو مخطوطاتِ سیرت کی فہرست سازی کی بھی ضرورت ہے۔

۷۔ اسی طرح عربی مخطوطات کی فہرست سازی الگ سے کام کا عنوان ہے، جو موزوں رجالِ کار کا منتظر ہے۔

۸۔ پاکستان میں متعدد مقامات پر لائبریریوں میں ذخیرۂ سیرت اہمیت کے ساتھ محفوظ ہے، ان ذخائر کی الگ الگ فہرستیں بھی مرتب ہونی چاہییں۔ عین ممکن ہے کہ ہندوستان میں بھی ایسا ہو، اس لیے وہاں کے اہل علم کو بھی اس جانب توجہ کی ضرورت ہے، تاکہ ہم بھی ان کے ذخائر، موضوعات اور خدمات سیرت سے متعارف ہو سکیں۔

۹۔ ہمارے ملک کے طول و عرض میں مختلف جامعات میں درجن سے زیادہ مسانید سیرت موجود ہیں۔ جن کے کریڈٹ پر عام طور پر کوئی بڑا کام موجود نہیں، ان میں سے بعض کے ہاں شاید وسائل کا بھی مسئلہ نہیں۔ ایسے بہ ظاہر خشک موضوعات عام ناشر کی دل چسپی حاصل نہیں کر سکتے۔ ایسی مسانید کو اس جانب توجہ کرنی چاہیے کہ ان کی وجہ قیام ہی اس نوعیت کی اکیڈمک مشق ہے۔